ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 0110

Program: Certificate Course

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

كلية اللغة العربية والدراسات الاسلامية) شعبہ عربی(

کورس :اللسان العربي(0110)

سطح :ابتدائی کورس

سمسٹر :خزاں 2026ء (Autumn 2026)

امتحانی مشق نمبر1

کل نمبر — 100 :کامیابی کے نمبر 40

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE — For Study & Reference

حل شدہ اسائنمنٹ گائیڈ — برائے مطالعہ و حوالہ

USMAN NOTES www.usmannotes.com

نوٹ: یہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ اسائنمنٹ اپنے الفاظ میں، درسی کتاب کا مطالعہ کر کے خود تحریر کریں؛ ہو بہو نقل کرنے سے گریز کریں۔

سوال نمبر1

سوال نمبر :1 اجزائے کلام کتنے ہیں؟ اسم اور فعل میں کیا فرق ہے؟ (20)

جواب

عربی زبان سیکھنے کا سب سے پہلا اور بنیادی سبق کلمے اور اس کی اقسام کو پہچاننا ہے، کیونکہ عربی جملے کی پوری عمارت انہی تین بنیادوں پر کھڑی ہوتی ہے۔ جب تک طالب علم یہ نہ جانے کہ کون سا لفظ اسم ہے، کون سا فعل ہے اور کون سا حرف ہے، اس وقت تک وہ نہ جملے کی ترکیب کر سکتا ہے، نہ اعراب لگا سکتا ہے اور نہ ترجمہ درست کر سکتا ہے۔ اس جواب میں پہلے کلمے کی تعریف اور اجزائے کلام کی تعداد بیان کی جائے گی، پھر اسم اور

فعل کی الگ الگ تعریفیں، ان کی علامات اور آخر میں دونوں کے درمیان فرق کو جدول کی صورت میں واضح کیا جائے گا۔

یاد رہے کہ یہ تقسیم صرف عربی ہی کی خصوصیت نہیں، تقریباً ہر زبان میں الفاظ کی یہی بنیادی قسمیں پائی جاتی ہیں، لیکن عربی میں ان کی علامات بہت واضح اور پختہ ہیں، اسی لیے نحوی حضرات نے انہیں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کلمے کی تعریف اور اجزائے کلام

نحو کی اصطلاح میں کلمہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی پر دلالت کرے، جیسے رَجُلٌ) آدمی(، كَتَبَ) اس نے لکھا(، فِي) میں(۔ ماہرین نحو کے نزدیک عربی کلام) گفتگو (جن اجزا سے بنتی ہے وہ کل تین ہیں (1) :اسم، (2) فعل، (3)حرف۔ اس تقسیم پر تمام نحویوں کا اتفاق ہے، چنانچہ امام ابن مالک نے اپنے مشہور منظوم متن الفیہ کا آغاز ہی اسی بات سے کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہمارا کلام لفظ مفید ہے اور کلمہ اسم، فعل اور حرف پر مشتمل ہوتا ہے۔

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور اس کے ساتھ تین زمانوں) ماضی، حال، مستقبل (میں سے کوئی زمانہ مقرون نہ ہو، جیسے كِتَابٌ) کتاب(، مُحَمَّدٌ، شَجَرَةٌ) درخت(، عِلْمٌ) علم(۔ فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ کسی زمانے پر بھی دلالت کرے، جیسے كَتَبَ) اس نے لکھا :ماضی(، يَكْتُبُ) وہ لکھتا ہے یا لکھے گا : حال و مستقبل(، اُكْتُبْ) لکھ :امر(۔ حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر تنہا دلالت نہ کرے بلکہ دوسرے کلمے کے ساتھ مل کر معنی دے، جیسے مِنْ) سے(، إِلٰى) تک/کی طرف(، فِي) میں(، عَلٰى) پر(۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زمانہ ہی وہ بنیادی کسوٹی ہے جو اسم کو فعل سے الگ کرتی ہے :اسم کسی چیز، شخص یا کیفیت کا نام ہوتا ہے اور وقت سے خالی ہوتا ہے، جبکہ فعل کسی کام کے کسی خاص وقت میں واقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

اسم کی علامات

اسم کو پہچاننے کی کئی علامات ہیں، جن میں سے کوئی ایک بھی لفظ میں پائی جائے تو وہ اسم ہوگا (1) :اس پر" ال " تعریف کا آنا، جیسے الْكِتَابُ، الرَّجُلُ۔ (2) اس کے آخر میں تنوین آنا، جیسے كِتَابٌ، رَجُلًا۔ (3) اس کا مجرور ہونا یعنی اس سے پہلے حرف جر آنا یا اس کا مضاف الیہ بننا، جیسے فِي الْبَيْتِ، كِتَابُ الطَّالِبِ۔ (4) اس کے آخر میں تائے مربوطہ

)ۃ (کا ہونا، جیسے شَجَرَۃٌ، مَدْرَسَۃٌ۔ (5) اس کا منادیٰ بننا، جیسے یَا مُحَمَّدُ، یَا أُسْتَاذُ۔ (6) اس کا مسند الیہ بننا یعنی کسی جملے میں اس کی نسبت خبر دی جائے۔

ان علامات کا فائدہ یہ ہے کہ جب طالب علم کسی نئے عربی متن کو پڑھے تو وہ لفظ کی صرف شکل دیکھ کر بتا سکے کہ یہ اسم ہے۔ مثلاً لفظ" مَكْتَبَةٌ "میں تائے مربوطہ اور تنوین دونوں علامتیں موجود ہیں، لہٰذا یہ یقینی طور پر اسم ہے۔ اسی طرح" الْمَسْجِدُ "میں الف لام اس کے اسم ہونے کی دلیل ہے۔

فعل کی علامات

فعل کی بھی اپنی مخصوص علامات ہیں (1) :اس کے شروع میں قَدْ کا آنا، جیسے قَدْ كَتَبَ، قَدْ يَكْتُبُ۔ (2) اس کے شروع میں سِین یا سَوْفَ کا آنا، جو صرف مستقبل کے مضارع پر آتے ہیں، جیسے سَيَكْتُبُ، سَوْفَ يَذْهَبُ۔ (3) اس کے آخر میں تائے تأنیث ساکنہ کا آنا، جیسے كَتَبَتْ، ذَهَبَتْ، جو صرف مؤنث فاعل کے لیے آتی ہے۔ (4) اس کے آخر میں ضمیر متصل مرفوع کا جڑنا، جیسے كَتَبْتُ) میں نے لکھا(، كَتَبْنَا) ہم نے لکھا(۔ (5) ان کا ماضی، مضارع اور امر کی صورتوں میں بدلنا یعنی تصریف قبول کرنا۔

فعل کی سب سے بڑی پہچان یہی زمانی تبدیلی ہے :كَتَبَ، يَكْتُبُ، اُكْتُبْ — ایک ہی مادّہ تینوں زمانوں کی صورتیں اختیار کر لیتا ہے، جبکہ اسم یعنی كِتَابٌ میں ایسی کوئی زمانی تبدیلی نہیں آتی، البتہ اس میں واحد، تثنیہ اور جمع اور مذکر و مؤنث کی تبدیلی آ سکتی ہے۔

اسم اور فعل میں فرق

اوپر کی بحث سے اسم اور فعل کے درمیان جو بنیادی فرق نکلتے ہیں انہیں جدول نمبر 1 میں یکجا کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسم کسی ذات یا معنی کا نام ہے اور زمانے سے خالی ہے، اس لیے اسے زوال بھی نہیں آتا یعنی وہ ہمیشہ ایک ہی مفہوم میں رہتا ہے؛ جبکہ فعل کسی حدث یعنی کام کے وقوع کو زمانے کے ساتھ جوڑ کر بیان کرتا ہے۔ دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ اسم پر" ال "اور تنوین آتی ہیں لیکن فعل پر کبھی نہیں آتیں۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ اسم اعراب کی تینوں حالتیں رفع، نصب اور جر قبول کرتا ہے، جبکہ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے، فعل مضارع رفع و نصب و جزم قبول کرتا ہے لیکن جر کبھی قبول نہیں کرتا، کیونکہ جر اسم کی خاص علامت ہے۔

ایک اور اہم فرق یہ ہے کہ جملہ اسمیہ ہمیشہ اسم سے شروع ہوتا ہے اور اس کے دو رکن مبتدا اور خبر ہوتے ہیں، جبکہ جملہ فعلیہ فعل سے شروع ہوتا ہے اور اس کے رکن فعل اور فاعل ہوتے ہیں۔ یہ تقسیم آگے ترکیب نحوی کے اسباق کی بنیاد ہے، اسی لیے اس سوال کی اہمیت بیس نمبروں کے مطابق بہت زیادہ ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ روزانہ کے مطالعے میں ہر نئے لفظ کو دیکھ کر پہلے اس کی قسم مقرر کرے، پھر اس کی علامت ذہن میں لائے؛ چند ہفتوں کی مشق سے یہ پہچان خودکار ہو جاتی ہے۔

جدول نمبر 1: اسم اور فعل کے درمیان فرق

پہلو	اسم	فعل
تعریف	وہ کلمہ جو زمانے کے بغیر کسی ذات یا معنی پر دلالت کرے	وہ کلمہ جو زمانے کے ساتھ کسی کام کے وقوع پر دلالت کرے
مثال	كِتَابٌ، رَجُلٌ، عِلْمٌ	كَتَبَ، يَكْتُبُ، اُكْتُبْ
زمانہ	کسی زمانے پر دلالت نہیں کرتا	ماضی، حال یا مستقبل پر دلالت کرتا ہے
ال تعریف	آتی ہے، جیسے الْكِتَابُ	کبھی نہیں آتی
تنوین	آتی ہے، جیسے رَجُلٌ	کبھی نہیں آتی
جر	قبول کرتا ہے، جیسے فِي الْمَسْجِدِ	کبھی قبول نہیں کرتا
خاص علامت	تائے مربوطہ، ندا، اضافت	قَدْ، سِين، سَوْفَ، تائے تأنیث
تصریف	واحد، تثنیہ، جمع بنتی ہے	ماضی، مضارع، امر بنتے ہیں

خلاصہ

حاصل بحث یہ ہے کہ اجزائے کلام تین ہیں :اسم، فعل اور حرف۔ اسم اور فعل میں اصل فرق زمانے کا ہے :اسم زمانے سے خالی کسی ذات یا معنی کا نام ہے اور اس کی علامات ال، تنوین، جر اور تائے مربوطہ ہیں، جبکہ فعل زمانے کے ساتھ واقع ہونے والے کام کو ظاہر کرتا ہے اور اس کی علامات قد، سین، سوف اور تائے تأنیث ساکنہ ہیں۔ ان علامات کو یاد کر کے اور جدول نمبر 1 کو ذہن نشین کر کے طالب علم کسی بھی عربی جملے کے الفاظ کی قسم آسانی سے پہچان سکتا ہے، جو آگے چل کر ترجمے اور ترکیب نحوی کی مضبوط بنیاد بنے گی۔

سوال نمبر2

سوال نمبر 2: سَمِعَ سے فعل ماضی مجہول اور فعل مضارع مجہول کی گردان لکھیں۔(20)

جواب

عربی فعل کی دو بڑی حالتیں ہیں :معروف اور مجہول۔ جب فاعل معلوم اور مذکور ہو تو فعل معروف کہلاتا ہے، جیسے سَمِعَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ) طالب علم نے سبق سنا(۔ اور جب فاعل کو حذف کر دیا جائے اور مفعول بہ اس کی جگہ لے کر نائب فاعل بن جائے تو فعل مجہول کہلاتا ہے، جیسے سُمِعَ الدَّرْسُ) سبق سنا گیا(۔ اس سوال میں سَمِعَ) سننا (سے پہلے ماضی مجہول اور پھر مضارع مجہول کی مکمل چودہ چودہ صیغوں کی گردان درکار ہے۔ گردان سے پہلے مجہول بنانے کے قواعد سمجھ لینا ضروری ہے تاکہ طالب علم صرف رٹا نہ لگائے بلکہ ہر فعل کی گردان خود بنا سکے۔

فعل مجہول بنانے کے قواعد

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے پہلے حرف کو ضمہ) پیش (دیا جاتا ہے اور آخر سے پہلے والے حرف کو کسرہ) زیر (دیا جاتا ہے، باقی حرکات ساقط کر دی جاتی ہیں :کَتَبَ سے کُتِبَ) لکھا گیا(، ضَرَبَ سے ضُرِبَ) مارا گیا(، اور سَمِعَ سے سُمِعَ) سنا گیا(۔ تین حرفی فعل میں یہ تبدیلی بہت سادہ ہے :پہلا حرف مضموم اور عین کلمہ مکسور۔ اگر فعل تین حرفوں سے زیادہ کا ہو تب بھی یہی اصول چلتا ہے، جیسے عَلَّمَ سے عُلِّمَ۔

مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ حرف مضارعت کو ضمہ دیا جاتا ہے اور آخر سے پہلے والے حرف کو فتحہ)زبر (دیا جاتا ہے :یَکْتُبُ سے یُکْتَبُ) لکھا جاتا ہے(، یَسْمَعُ سے یُسْمَعُ) سنا جاتا ہے(، یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ۔ ان دونوں قاعدوں کو اگر طالب علم مثالوں کے ساتھ یاد کر لے تو پورا باب آسان ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک تنبیہ بھی مفید ہے کہ فعل لازم کا مجہول عام طور پر نہیں بنتا، کیونکہ مجہول کے لیے مفعول بہ کا موجود ہونا ضروری ہے جو نائب فاعل بنے؛ سَمِعَ متعدی فعل ہے، اس لیے اس کی دونوں گردانیں درست اور مکمل بنتی ہیں۔

گردان میں صیغوں کی ترتیب روایتی طور پر یوں رکھی جاتی ہے :پہلے غائب کے تین صیغے) واحد، تثنیہ، جمع مذکر(، پھر غائبہ کے تین) واحد، تثنیہ، جمع مؤنث(، پھر حاضر کے تین اور حاضرات کے تین، اور آخر میں متکلم کے

دو صیغے) واحد اور جمع(۔ اردو معانی ہر صیغے کے سامنے دیے گئے ہیں تاکہ گردان صرف شکلوں کا مجموعہ نہ رہے بلکہ مفہوم بھی واضح ہو۔

ماضی مجہول کی گردان پر نوٹ

جدول نمبر 1 میں سُمِعَ کی ماضی مجہول گردان پیش کی گئی ہے۔ غور کیجیے کہ واحد غائب سُمِعَ ہے اور جمع غائب سُمِعُوا، جبکہ مؤنث غائبہ کے لیے آخر میں نائے تانیث آتی ہے :سُمِعَتْ۔ تثنیہ میں الف کا اضافہ ہوتا ہے :سُمِعَا اور سُمِعَتَا۔ حاضر کے صیغوں میں تاء ضمیر نمایاں ہے :سُمِعْتَ) تو سنا گیا(، سُمِعْتِ) تو مؤنث سنی گئی(۔ متکلم واحد سُمِعْتُ اور متکلم جمع سُمِعْنَا ہے، اور انہی صیغوں میں معروف اور مجہول کی شکل عموماً یکساں ہو جاتی ہے، فرق صرف پہلے حرف کی حرکت اور سیاق سے پہچانا جاتا ہے، یہ نکتہ امتحان میں اکثر پوچھا جاتا ہے۔

طالب علموں کو گردان یاد کرتے وقت حرکات پر خاص توجہ دینی چاہیے، کیونکہ سَمِعَ) معروف (اور سُمِعَ) مجہول (میں حرفوں کا فرق کوئی نہیں، فرق صرف حرکات کا ہے۔ اسی طرح جمع مؤنث غائبہ سُمِعْنَ میں نون نسوہ ساکن رہتی ہے۔ اردو میں مجہول کا ترجمہ عموماً" گیا، گئی، گئے "کے اضافے یا" جائے گا، سنا گیا "جیسی ترکیبوں سے کیا جاتا ہے، یہی اسلوب جدول میں اختیار کیا گیا ہے۔

مضارع مجہول کی گردان پر نوٹ

جدول نمبر 2 میں یُسْمَعُ کی مضارع مجہول گردان ہے۔ مضارع میں غائب اور حاضر کے کئی صیغے مشترک شکلوں میں آتے ہیں، مثلاً تُسْمَعُ واحد غائبہ کے لیے بھی ہے اور واحد حاضر مذکر کے لیے بھی؛ فرق سیاق اور قرینے سے سمجھا جاتا ہے۔ تثنیہ کے صیغوں میں انِ کا اضافہ ہوتا ہے :یُسْمَعَانِ، تُسْمَعَانِ، اور جمع مذکر میں ونَ آتا ہے :یُسْمَعُونَ، تُسْمَعُونَ۔ جمع مؤنث کے صیغوں میں نون نسوہ آتی ہے اور فعل مبنی رہتا ہے :یُسْمَعْنَ، تُسْمَعْنَ۔

واحد حاضرات کا صیغہ تُسْمَعِینَ ہے جس میں یاء مخاطبہ نمایاں ہے۔ متکلم واحد أُسْمَعُ اور متکلم جمع نُسْمَعُ ہے۔ یاد رہے کہ مضارع مجہول میں حرف مضارعت پر ہمیشہ ضمہ ہوتا ہے، یہ اس کی سب سے آسان پہچان ہے۔ تمرین کے طور پر طالب علم اسی طرز پر کَتَبَ، ضَرَبَ اور فَتَحَ کی گردانیں خود بنائے تو یہ باب اچھی طرح پختہ ہو جائے گا۔

گردان کی مشق اور نائب فاعل

مجہول جملے کی ساخت بھی سمجھنا ضروری ہے :معروف جملے" سَمِعَ أَحْمَدُ الْخَبَرَ) "احمد نے خبر سنی (کو مجہول بناتے وقت فاعل احمد حذف ہو جاتا ہے، مفعول بہ الْخَبَرَ نائب فاعل بن کر مرفوع ہو جاتا ہے اور فعل مجہول صورت اختیار کر لیتا ہے :سُمِعَ الْخَبَرُ) خبر سنی گئی(۔ اس تبدیلی کو" بناء للمجہول "کہتے ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی فاعل نامعلوم ہوتا ہے، کبھی اس کا ذکر بے فائدہ ہوتا ہے اور کبھی مفعول کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔

طالب علم خود آزمائی کے لیے یہ تمرین کرے :پہلے کَتَبَ الدَّرْسَ کو مجہول بنائے) کُتِبَ الدَّرْسُ(، پھر اسی فعل کی ماضی و مضارع مجہول گردان زبانی دہرائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جمع غائب کے صیغوں میں معروف و مجہول کی صورت میں باہم التباس ممکن ہے، جیسے سَمِعُوا اور سُمِعُوا کا فرق صرف پہلی حرکت کا ہے، اس لیے بلند آواز سے حرکات سمیت پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ یہی احتیاطات امتحان میں گردان کے پورے نمبر دلاتی ہیں۔

جدول نمبر 1: سَمِعَ کی ماضی مجہول گردان

صیغہ	مجہول صیغہ	اردو معنی
واحد غائب مذکر	سُمِعَ	وہ) ایک مرد (سنا گیا
تثنیہ غائب مذکر	سُمِعَا	وہ دونوں) مرد (سنے گئے
جمع غائب مذکر	سُمِعُوا	وہ سب) مرد (سنے گئے
واحد غائب مؤنث	سُمِعَتْ	وہ) ایک عورت (سنی گئی
تثنیہ غائب مؤنث	سُمِعَتَا	وہ دونوں) عورتیں (سنی گئیں
جمع غائب مؤنث	سُمِعْنَ	وہ سب) عورتیں (سنی گئیں
واحد حاضر مذکر	سُمِعْتَ	تو) ایک مرد (سنا گیا
تثنیہ حاضر مذکر	سُمِعْتُمَا	تم دونوں) مرد (سنے گئے
جمع حاضر مذکر	سُمِعْتُمْ	تم سب) مرد (سنے گئے
واحد حاضر مؤنث	سُمِعْتِ	تو) ایک عورت (سنی گئی
تثنیہ حاضر مؤنث	سُمِعْتُمَا	تم دونوں) عورتیں (سنی گئیں
جمع حاضر مؤنث	سُمِعْتُنَّ	تم سب) عورتیں (سنی گئیں
واحد متکلم	سُمِعْتُ	میں سنا گیا / سنی گئی

USMAN NOTES www.usmannotes.com

جمع متکلم	سُمِعْنَا	ہم سنے گئے / سنی گئیں

جدول نمبر 2: سَمِعَ کی مضارع مجہول گردان

صیغہ	مجہول صیغہ	اردو معنی
واحد غائب مذکر	يُسْمَعُ	وہ سنا جاتا ہے / سنا جائے گا
تثنیہ غائب مذکر	يُسْمَعَانِ	وہ دونوں سنے جاتے ہیں
جمع غائب مذکر	يُسْمَعُونَ	وہ سب سنے جاتے ہیں
واحد غائب مؤنث	تُسْمَعُ	وہ) عورت (سنی جاتی ہے
تثنیہ غائب مؤنث	تُسْمَعَانِ	وہ دونوں سنی جاتی ہیں
جمع غائب مؤنث	يُسْمَعْنَ	وہ سب سنی جاتی ہیں
واحد حاضر مذکر	تُسْمَعُ	تو سنا جاتا ہے
تثنیہ حاضر مذکر	تُسْمَعَانِ	تم دونوں سنے جاتے ہو
جمع حاضر مذکر	تُسْمَعُونَ	تم سب سنے جاتے ہو
واحد حاضر مؤنث	تُسْمَعِينَ	تو) عورت (سنی جاتی ہے
تثنیہ حاضر مؤنث	تُسْمَعَانِ	تم دونوں سنی جاتی ہو
جمع حاضر مؤنث	تُسْمَعْنَ	تم سب سنی جاتی ہو
واحد متکلم	أُسْمَعُ	میں سنا جاتا ہوں
جمع متکلم	نُسْمَعُ	ہم سنے جاتے ہیں

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ماضی مجہول میں پہلا حرف مضموم اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے) سُمِعَ (اور مضارع مجہول میں حرف مضارعت مضموم اور ماقبل آخر مفتوح ہوتا ہے) يُسْمَعُ(۔ دونوں گردانوں کے چودہ چودہ صیغے اردو معانی کے ساتھ جدولوں میں پیش کر دیے گئے ہیں۔ طالب علم انہیں زبانی یاد کرنے کے ساتھ ساتھ لکھ کر بھی مشق کرے، کیونکہ گردان میں کامیابی کا راز تکرار اور تحریری تمرین میں ہے۔

سوال نمبر3

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔ هذا، ذلك، ما، تلك، ي، هذه، نا، ك(20)

جواب

اس سوال میں آٹھ الفاظ دیے گئے ہیں جن کا تعلق اسمائے اشارہ اور ضمائر متصلہ سے ہے۔ هٰذَا اور هٰذِهِ قریب کی چیزوں کے لیے اسم اشارہ ہیں، ذٰلِكَ اور تِلْكَ دور کی چیزوں کے لیے، مَا استفہام اور نفی دونوں معنوں میں آتا ہے، اور ي، نَا اور ك ضمیریں ہیں جو اسم کے آخر میں جڑ کر ملکیت ظاہر کرتی ہیں۔ ہر لفظ کا الگ جملہ، اس کا اردو ترجمہ اور نحوی وضاحت پیش کی جا رہی ہے تاکہ طالب علم صرف جملہ نہ لکھے بلکہ قاعدہ بھی سمجھ لے۔

جملوں میں استعمال کی مشق کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لفظ کا درست محلِ استعمال بھی معلوم ہو اور اس کے ساتھ آنے والے الفاظ کی مطابقت یعنی مذکر مؤنث اور قریب و بعید کی تمیز بھی پختہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مثال کے بعد مختصر گرامری نوٹ بھی دیا گیا ہے۔

اسمائے اشارہ کا استعمال: هٰذَا، هٰذِهِ، ذٰلِكَ، تِلْكَ

(1)هٰذَا: هٰذَا كِتَابٌ جَدِيدٌ — یہ ایک نئی کتاب ہے۔ هٰذَا قریب کے واحد مذکر کے لیے اسم اشارہ ہے؛ یہاں وہ مبتدا ہے اور كِتَابٌ اس کی خبر ہے۔ ایک اور مثال: هٰذَا مُعَلِّمِي — یہ میرے استاذ ہیں۔

(2)هٰذِهِ: هٰذِهِ بِنْتٌ ذَكِيَّةٌ — یہ ایک ذہین لڑکی ہے۔ هٰذِهِ قریب کی واحد مؤنث کے لیے آتا ہے، اس لیے اس کے بعد مؤنث اسم بِنْتٌ آیا ہے۔ ایک اور مثال: هٰذِهِ سَيَّارَةٌ سَرِيعَةٌ — یہ ایک تیز رفتار گاڑی ہے۔

(3)ذٰلِكَ: ذٰلِكَ رَجُلٌ صَالِحٌ — وہ ایک نیک آدمی ہے۔ ذٰلِكَ دور کے واحد مذکر کے لیے ہے؛ اس میں لام دوری ظاہر کرتا ہے اور ک ضمیر خطاب ہے۔ ایک اور مثال: ذٰلِكَ الْمَسْجِدُ كَبِيرٌ — وہ مسجد بڑی ہے۔

(4)تِلْكَ: تِلْكَ شَجَرَةٌ كَبِيرَةٌ — وہ ایک بڑا درخت ہے۔ تِلْكَ دور کی واحد مؤنث کے لیے آتا ہے؛ شَجَرَةٌ مؤنث ہے اس لیے اس کی صفت بھی مؤنث آئی ہے: كَبِيرَةٌ۔ ایک اور مثال: تِلْكَ مَدْرَسَةٌ قَدِيمَةٌ — وہ ایک پرانا اسکول ہے۔

چاروں مثالوں سے ایک اہم قاعدہ واضح ہوتا ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ کے مطابق ہوتا ہے :مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث، اور قریب کے لیے هٰذَا و هٰذِهِ اور بعید کے لیے ذٰلِكَ و تِلْكَ۔ اگر مشار الیہ معرفہ ہو تو اسم اشارہ کے بعد والا اسم بھی" ال "کے ساتھ آتا ہے اور وہ بدل یا عطف بیان بنتا ہے، جیسے ذٰلِكَ الْمَسْجِدُ كَبِيرٌ۔

مَا کا استعمال

(5)مَا :مَا هٰذَا؟ — یہ کیا ہے؟ یہاں مَا استفہامیہ ہے یعنی سوال کے لیے آیا ہے اور جملے کے شروع میں واقع ہوا ہے۔ مَا دوسرے معنوں میں بھی آتا ہے :مَا كَتَبْتُ الدَّرْسَ — میں نے سبق نہیں لکھا؛ یہاں مَا نافیہ ہے یعنی نفی کے معنی میں ہے۔ ایک تیسری مثال :مَا أَجْمَلَ السَّمَاءَ — !آسمان کتنا خوب صورت ہے !یہاں مَا تعجبیہ ہے۔ طالب علم کو سیاق دیکھ کر مَا کا مفہوم مقرر کرنا چاہیے، کیونکہ ایک ہی لفظ تین مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

مَا استفہامیہ عموماً غیر ذوی العقول یعنی بے جان چیزوں اور امور کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے، جبکہ ذوی العقول کے لیے مَنْ استعمال ہوتا ہے۔ یہ فرق آگے کے اسباق میں بھی کام آئے گا، اس لیے اسے یہیں ذہن نشین کر لینا مناسب ہے۔

ضمائر متصلہ کا استعمال :ي، نَا، ك

(6)ي یائے متکلم :(هٰذَا كِتَابِي — یہ میری کتاب ہے۔ یہ یاء اسم کے آخر میں جڑ کر" میرا، میری "کا معنی دیتی ہے اور اسم کو اپنی طرف مضاف کرتی ہے۔ ایک اور مثال :رَبِّيَ اللهُ — میرا رب اللہ ہے۔ یاد رہے کہ یائے متکلم کی وجہ سے اسم ہمیشہ مجرور کے حکم میں رہتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی۔

(7)نَا :هٰذَا بَيْتُنَا — یہ ہمارا گھر ہے۔ نَا متکلم کی جمع ضمیر ہے جو اسم کے آخر میں جڑے تو" ہمارا "اور فعل کے آخر میں جڑے تو" ہم نے، ہمیں "کے قرینے سے معنی دیتی ہے، جیسے عَلَّمَنَا الْأُسْتَاذُ — استاذ نے ہمیں پڑھایا۔ ایک اور مثال اسم کے ساتھ :مُعَلِّمُنَا مُخْلِصٌ — ہمارے استاذ مخلص ہیں۔

(8)ك کاف خطاب :(مَا اسْمُكَ؟ — تمہارا نام کیا ہے؟ کاف خطاب مذکر مخاطب کے لیے" تمہارا "کا معنی دیتی ہے اور مؤنث کے لیے كِ آتا ہے :مَا اسْمُكِ؟ كِتَابُكَ عَلَى الطَّاوِلَةِ — تمہاری کتاب میز پر ہے۔ یہ کاف بھی اسم کو مضاف بنا دیتی ہے اور اسم اس کی وجہ سے مجرور ہو جاتا ہے۔

ان تینوں ضمیروں میں سبق آموز بات یہ ہے کہ ضمیر متصل جب اسم کے ساتھ جڑتی ہے تو اضافت پیدا ہوتی ہے، یعنی اسم مضاف اور ضمیر مضاف الیہ بن جاتی ہے۔ یہی قاعدہ آگے باب اضافت کی بنیاد ہے۔ اسی طرح ي خصوصاً فعل کے آخر میں مفعول کے معنی میں بھی آتی ہے، جیسے عَلَّمَنِي أَبِي — میرے والد نے مجھے پڑھایا۔

اضافی مشق اور غلطیوں کی نشاندہی

ان آٹھ الفاظ کی مشق کو وسعت دینے کے لیے طالب علم درج ذیل اضافی جملے بھی دیکھے :هٰذَا قَلَمِي وَذٰلِكَ قَلَمُكَ) یہ میرا قلم ہے اور وہ تمہارا قلم ہے — (اس ایک جملے میں هٰذَا، ذٰلِكَ، ي اور ك چاروں آ گئے ہیں۔ هٰذِهِ أُخْتِي وَتِلْكَ صَدِيقَتُهَا)یہ میری بہن ہے اور وہ اس کی سہیلی ہے(۔ مَا فِي الْحَقِيبَةِ؟) بیگ میں کیا ہے؟ (یہاں مَا کے بعد جار مجرور خبر مقدم کے طور پر آیا ہے۔ عَلَّمَنَا اللهُ الْعِلْمَ) اللہ نے ہمیں علم سکھایا (میں ہم ضمیر مفعول بہ کے مقام پر ہے۔

عام غلطیوں میں سرفہرست یہ ہے کہ طالب علم هٰذَا کو مؤنث کے ساتھ یا تِلْكَ کو مذکر کے ساتھ لگا دیتا ہے، اور یائے متکلم والے اسم پر تنوین بھی لگا دیتا ہے جیسے" كِتَابِي "جو درست نہیں؛ درست صرف كِتَابِي ہے۔ اسی طرح کاف خطاب میں مذکر و مؤنث) كَ / كِ (کی تمیز اسی سوال کے آخری لفظ کی روح ہے۔ یہ نکات ذہن میں رکھ کر دیے گئے جملے دوبارہ لکھے جائیں تو سوال کی تیاری مکمل ہو جائے گی۔

جدول نمبر 1: الفاظ، ان کی قسم اور استعمال کا خلاصہ

لفظ	قسم	جملہ	ترجمہ
هٰذَا	اسم اشارہ قریب، مذکر	هٰذَا كِتَابٌ جَدِيدٌ	یہ ایک نئی کتاب ہے
هٰذِهِ	اسم اشارہ قریب، مؤنث	هٰذِهِ بِنْتٌ ذَكِيَّةٌ	یہ ایک ذہین لڑکی ہے
ذٰلِكَ	اسم اشارہ بعید، مذکر	ذٰلِكَ رَجُلٌ صَالِحٌ	وہ ایک نیک آدمی ہے
تِلْكَ	اسم اشارہ بعید، مؤنث	تِلْكَ شَجَرَةٌ كَبِيرَةٌ	وہ ایک بڑا درخت ہے
مَا	استفہامیہ / نافیہ	مَا هٰذَا؟	یہ کیا ہے؟
ي	ضمیر متکلم	هٰذَا كِتَابِي	یہ میری کتاب ہے
نَا	ضمیر متکلم جمع	هٰذَا بَيْتُنَا	یہ ہمارا گھر ہے
ك	ضمیر مخاطب	مَا اسْمُكَ؟	تمہارا نام کیا ہے؟

خلاصہ

نتیجہ یہ ہے کہ آٹھوں الفاظ درست جملوں میں استعمال کر دیے گئے ہیں :اسمائے اشارہ میں قریب و بعید اور مذکر و مؤنث کی مطابقت، مَا کے استفہام و نفی کے دونوں استعمال اور تینوں ضمیروں کی اضافت واضح کر دی گئی ہے۔ طالب علم انہی نمونوں پر اپنے مزید جملے بنائے، مثلاً اپنے کمرے اور اسکول کی چیزوں کی طرف اشارہ کر کے جملے بولے تو یہ باب مکمل طور پر اس کی زبان پر چڑھ جائے گا۔

سوال نمبر4

سوال نمبر :4 ان عربی الفاظ کی اردو لکھیے :تَمْر، بَقَرَة، رَجُل، وَلَد، حَلِيب، بِنْت، ظَلَام، ضَوْء، كَيْف، جَار (20)

جواب

زبان سیکھنے کی دوسری بنیاد الفاظ کے ذخیرے یعنی مفردات میں اضافہ ہے۔ اس سوال میں روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے دس عربی الفاظ دیے گئے ہیں جن میں خورد و نوش کی چیزیں، رشتے اور افراد، فطری مظاہر اور ایک استفہامی لفظ شامل ہے۔ ہر لفظ کا اردو معنی لکھنے کے ساتھ اس کی جمع، مذکر مؤنث کی حیثیت اور ایک مختصر جملہ بھی دیا جا رہا ہے تاکہ معنی رٹنے کے بجائے استعمال کے ساتھ یاد ہو جائے۔

ایک مفید طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو اس کے متضاد یا قرین لفظ کے ساتھ یاد کیا جائے، چنانچہ اس جواب میں ظَلَام کے ساتھ ضَوْء اور وَلَد کے ساتھ بِنْت جیسے جوڑے خصوصیت سے نمایاں کیے گئے ہیں، کیونکہ جوڑوں کی شکل میں یاد کیے گئے الفاظ دیر تک ذہن میں رہتے ہیں۔

افراد اور رشتوں کے الفاظ

(1)رَجُلٌ :آدمی، مرد۔ یہ مذکر اسم ہے اور اس کی جمع رِجَالٌ آتی ہے۔ جملہ :هٰذَا رَجُلٌ صَالِحٌ — یہ ایک نیک آدمی ہے۔ (2)وَلَدٌ :لڑکا، بیٹا، بچہ۔ اس کی جمع أَوْلَادٌ ہے۔ جملہ :الْوَلَدُ يَلْعَبُ فِي الْحَدِيقَةِ — لڑکا باغ میں کھیل رہا ہے۔ (3) بِنْتٌ : لڑکی، بیٹی۔ یہ مؤنث اسم ہے اور اس کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ جملہ :الْبِنْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ — لڑکی قرآن پڑھتی ہے۔ (4) جَارٌ : پڑوسی، ہمسایہ۔ اس کی جمع جِيرَانٌ ہے۔ جملہ :جَارِي رَجُلٌ كَرِيمٌ — میرا پڑوسی ایک سخی آدمی ہے۔ یہ لفظ روزمرہ اخلاقی تعلیمات میں بھی کثرت سے آتا ہے، اس لیے اس کے معنی کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہیے۔

ان چاروں الفاظ میں غور طلب بات یہ ہے کہ رَجُلٌ کا مقابل لفظ اِمْرَأَةٌ) عورت (ہے اور وَلَدٌ کا مؤنث بِنْتٌ ہے۔ طالب علم اگر خاندان کے افراد کے تمام نام ایک ساتھ یاد کر لے، جیسے أَبٌ) باپ(، أُمٌّ) ماں(، أَخٌ) بھائی(، أُخْتٌ) بہن(، تو اس کا ذخیرہ الفاظ تیزی سے بڑھے گا۔

خورد و نوش اور مظاہر فطرت کے الفاظ

(5)تَمْرٌ :کھجور، خشک کھجور۔ یہ اسم جنس ہے اور واحد کے لیے تَمْرَةٌ آتا ہے۔ جملہ :أَكَلْتُ التَّمْرَ مَعَ الْحَلِيبِ — میں نے کھجور دودھ کے ساتھ کھائی۔ (6) بَقَرَةٌ :گائے۔ یہ مؤنث اسم ہے، اس کا مذکر ثَوْرٌ) بیل (ہے اور جمع بَقَرٌ یا أَبْقَارٌ آتی ہے۔ جملہ :الْبَقَرَةُ فِي الْمَزْرَعَةِ — گائے کھیت میں ہے۔ (7) حَلِيبٌ :دودھ۔ جملہ :أَشْرَبُ الْحَلِيبَ فِي الصَّبَاحِ — میں صبح دودھ پیتا ہوں۔ (8) ظَلَامٌ :اندھیرا، تاریکی۔ جملہ :الظَّلَامُ شَدِيدٌ فِي اللَّيْلِ — رات میں اندھیرا سخت ہوتا ہے۔

(9)ضَوْءٌ :روشنی، اجالا۔ یہ ظَلَام کا متضاد ہے۔ جملہ :ضَوْءُ الشَّمْسِ قَوِيٌّ — سورج کی روشنی تیز ہے۔ (10) كَيْفَ : کیسے، کیسا۔ یہ اسم استفہام ہے جو حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے كَيْفَ حَالُكَ؟ — آپ کا کیا حال ہے؟ اور اس کا مشہور جواب ہے :بِخَيْرٍ، الْحَمْدُ لِلَّهِ — خیریت سے ہوں، اللہ کا شکر ہے۔ كَيْفَ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور جملے کے شروع میں آتا ہے۔

متضاد جوڑوں کی صورت میں یاد کرنا اس لیے بھی آسان ہے کہ ظَلَامٌ اور ضَوْءٌ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور روزمرہ گفتگو میں دن رات کے احوال میں آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح تَمْرٌ اور حَلِيبٌ دونوں خوراک سے متعلق ہیں اور میز پر ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں، جیسا کہ دی گئی مثال میں دکھایا گیا ہے۔

الفاظ کا جملوں میں مزید استعمال اور یادداشت

ذخیرہ الفاظ کو فعال بنانے کے لیے ان دس الفاظ کے کچھ مزید طبعی جملے ملاحظہ ہوں :الْبَقَرَةُ تَأْكُلُ الْعُشْبَ فِي الْمَرْعَى)گائے چراگاہ میں گھاس کھاتی ہے(؛ الْجَارُ يُسَاعِدُ جَارَهُ وَقْتَ الشِّدَّةِ) پڑوسی مشکل وقت میں اپنے پڑوسی کی مدد کرتا ہے(؛ نَشْرَبُ حَلِيبَ الْبَقَرَةِ طَازَجًا) ہم گائے کا تازہ دودھ پیتے ہیں(؛ انْقَطَعَ الضَّوْءُ فَعَمَّ الظَّلَامُ الْمَكَانَ) روشنی بجھ گئی تو جگہ پر اندھیرا چھا گیا(؛ كَيْفَ الطَّقْسُ الْيَوْمَ؟) آج موسم کیسا ہے؟(۔ ان جملوں میں پانچ نئے الفاظ بھی آ گئے ہیں جن سے طالب علم کا ذخیرہ بتدریج بڑھے گا۔

یادداشت کا آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ الفاظ کو موضوعاتی گروپوں میں یاد کیا جائے :خاندان) رَجُلٌ، وَلَدٌ، بِنْتٌ، جَارٌ(، غذا)تَمْرٌ، حَلِيبٌ، بَقَرَةٌ — گائے دودھ کا ذریعہ ہے(، اور فطرت) ظَلَامٌ، ضَوْءٌ، كَيْفَ بطور سوالیہ کلمہ(۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کا ایک مختصر جملہ اپنی ڈائری میں لکھا جائے اور ہفتے بعد اسے دیکھے بغیر دوبارہ لکھا جائے۔ عربی الفاظ اردو میں بھی رائج ہیں، چنانچہ طالب علم جب غور کرے گا تو اسے اندازہ ہوگا کہ تمر، حلیب، ظلام اور ضوء جیسے الفاظ دینی و ادبی اردو میں عام ہیں، اس قرابت سے یادداشت اور آسان ہو جاتی ہے۔

ایک اور مفید نکتہ ہجے اور تلفظ کا ہے :بَقَرَةٌ میں ت بوطہ ہے، اس لیے وقف میں" بَقَرَه "پڑھا جاتا ہے، اور حَلِيبٌ کا ح حلقی حرف ہے جو اردو کے" ہ "سے مختلف ادا ہوتا ہے۔ تلفظ کی یہ باریکیاں اگرچہ اس سوال میں مطلوب نہیں، مگر قراءت کی درستی کے لیے انہیں ابھی سے درست کر لینا مناسب ہے۔

حفظ کا عملی نظام

دس الفاظ روزانہ کی رفتار سے بھی طالب علم ایک ماہ میں تین سو الفاظ کا ذخیرہ جمع کر سکتا ہے، بشرطیکہ ہر لفظ تین چیزوں کے ساتھ یاد ہو :معنی، جمع اور ایک جملہ۔ اس سوال کے الفاظ کے لیے یہی تینوں چیزیں جدول میں یکجا کر دی گئی ہیں، طالب علم انہیں اپنی کاپی میں اتار کر سامنے رکھے۔ جب متن پڑھتے ہوئے انہی میں سے کوئی لفظ آئے تو رک کر اس کا معنی خود دہرائے؛ یہ" دیکھ کر پہچاننا "زبانی یاد کرنے سے زیادہ پائیدار ہوتا ہے۔ اسی طریقے سے کورس کے باقی اسباق کے الفاظ بھی اسی ڈھب پر جمع کیے جا سکتے ہیں۔

جدول نمبر 1: الفاظ کے اردو معانی اور اضافی معلومات

عربی لفظ	اردو معنی	جمع / متعلقہ لفظ	مختصر جملہ
تَمْرٌ	کھجور	تَمْرَةٌ) ایک کھجور(	أَكَلْتُ التَّمْرَ فِي الْإِفْطَارِ
بَقَرَةٌ	گائے	بَقَرٌ / أَبْقَارٌ	الْبَقَرَةُ تُعْطِينَا الْحَلِيبَ
رَجُلٌ	آدمی، مرد	رِجَالٌ	الرَّجُلُ صَادِقٌ
وَلَدٌ	لڑکا، بیٹا	أَوْلَادٌ	الْوَلَدُ نَشِيطٌ
حَلِيبٌ	دودھ	—	الْحَلِيبُ مُفِيدٌ لِلصِّحَّةِ
بِنْتٌ	لڑکی، بیٹی	بَنَاتٌ	الْبِنْتُ مُؤَدَّبَةٌ

ظَلَامٌ	اندھیرا	ظُلُمَاتٌ	أَخَافُ مِنَ الظَّلَامِ
ضَوْءٌ	روشنی	أَضْوَاءٌ	ضَوْءُ الْقَمَرِ جَمِيلٌ
كَيْفَ	کیسے، کیسا	اسم استفہام	كَيْفَ حَالُكَ؟
جَارٌ	پڑوسی	جِيرَانٌ	الْجَارُ الصَّالِحُ نِعْمَةٌ

خلاصہ

دسوں الفاظ کے اردو معانی یہ ہیں :تَمْر کھجور، بَقَرَہ گائے، رَجُل آدمی، وَلَد لڑکا، حَلِیب دودھ، بِنْت لڑکی، ظَلَام اندھیرا، ضَوْء روشنی، كَيْف کیسا اور جَار پڑوسی۔ ہر لفظ کے ساتھ جمع اور جملہ بھی دے دیا گیا ہے تاکہ معنی استعمال سمیت یاد رہے۔ طالب علم کے لیے مشورہ ہے کہ وہ ان الفاظ کو اپنی روزمرہ گفتگو میں جان بوجھ کر استعمال کرے، کیونکہ جو لفظ زبان پر آ جائے وہ کبھی بھولتا نہیں۔

سوال نمبر5

سوال نمبر :5 مندرجہ ذیل الفاظ کی مؤنث بنا کر انہیں جملوں میں استعمال کیجیے اور ان عربی جملوں کو لکھنے کے بعد اردو میں ترجمہ کیجیے :وَاسِع، طَالِب، آمِن، حَاضِر، وَلَد، رَجُل، جَدِيد، أَخ، أَب، عَمّ(20)

جواب

عربی میں ہر اسم مذکر یا مؤنث ہوتا ہے اور یہ تذکیر و تأنیث اردو کے مقابلے میں زیادہ منظم قواعد رکھتی ہے۔ اس سوال میں دس مذکر الفاظ دیے گئے ہیں جن کی مؤنث بنانی ہے، انہیں جملوں میں استعمال کرنا ہے اور پھر ان جملوں کا اردو ترجمہ بھی کرنا ہے۔ جواب شروع کرنے سے پہلے یہ اصول یاد رہے کہ مؤنث بنانے کی صورتیں تین طرح کی ہوتی ہیں :تائے مربوطہ بڑھا کر) طَالِبٌ سے طَالِبَةٌ(، خاص مؤنث لفظ لا کر) رَجُلٌ سے اِمْرَأَةٌ(، اور الف مقصورہ یا ممدودہ کے ذریعے، جو اس سوال میں درکار نہیں۔

دیے گئے الفاظ میں سے زیادہ تر صفات اور اسم فاعل ہیں جن کی مؤنث تائے مربوطہ سے بنتی ہے، جبکہ تین الفاظ وَلَدٌ، رَجُلٌ، أَبٌ اور أَخٌ ایسے ہیں جن کی مؤنث کے لیے زبان میں الگ الفاظ مقرر ہیں۔ یہی فرق اس سوال کا اصل امتحانی نکتہ ہے، اس لیے جواب میں ہر لفظ کو الگ الگ لے کر وضاحت کی گئی ہے۔

تائے مربوطہ سے بننے والی مؤنثیں

(1)وَاسِعٌ) وسیع، کشادہ (کی مؤنث وَاسِعَةٌ۔ جملہ :هٰذِهِ حَدِيقَةٌ وَاسِعَةٌ — یہ ایک وسیع باغ ہے۔ (2) طَالِبٌ) طالب علم (کی مؤنث طَالِبَةٌ۔ جملہ :الطَّالِبَةُ تَكْتُبُ الْوَاجِبَ — طالبہ اپنا اسکولی کام لکھ رہی ہے۔ (3) آمِنٌ) محفوظ، بے خوف (کی مؤنث آمِنَةٌ۔ جملہ :الْقَرْيَةُ آمِنَةٌ وَهَادِئَةٌ — گاؤں پُرسکون اور محفوظ ہے۔ (4) حَاضِرٌ) حاضر، موجود (کی مؤنث حَاضِرَةٌ۔ جملہ : الْمُعَلِّمَةُ حَاضِرَةٌ فِي الْفَصْلِ — استانی جماعت میں حاضر ہیں۔ (5) جَدِيدٌ) نیا (کی مؤنث جَدِيدَةٌ۔ جملہ :هٰذِهِ سَيَّارَةٌ جَدِيدَةٌ — یہ ایک نئی گاڑی ہے۔ (6) عَمٌّ) چچا (کی مؤنث عَمَّةٌ) پھوپھی(۔ جملہ :عَمَّتِي تَسْكُنُ فِي كَرَاتْشِي — میری پھوپھی کراچی میں رہتی ہیں۔

ان چھ مثالوں میں دو باتیں قابل غور ہیں :پہلی یہ کہ صفت ہمیشہ اپنے موصوف کے مطابق آتی ہے، اس لیے مؤنث موصوف کے لیے صفت بھی مؤنث آئی ہے، جیسے حَدِيقَةٌ وَاسِعَةٌ اور سَيَّارَةٌ جَدِيدَةٌ۔ دوسری یہ کہ عَمٌّ کی مؤنث عَمَّةٌ میں بھی تائے مربوطہ ہی آئی ہے لیکن معنی چچا سے پھوپھی میں بدل گیا ہے، یعنی رشتے کا لفظ مؤنث ہونے سے مخاطب رشتہ بھی مؤنث ہو گیا۔

خاص الفاظ سے بننے والی مؤنثیں

(7)وَلَدٌ) لڑکا (کی مؤنث بِنْتٌ) لڑکی (ہے، وَلَدَةٌ نہیں کہا جاتا۔ جملہ :الْبِنْتُ الصَّغِيرَةُ تَلْعَبُ مَعَ أَخِيهَا — چھوٹی لڑکی اپنے بھائی کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ (8) رَجُلٌ) آدمی (کی مؤنث اِمْرَأَةٌ) عورت (ہے۔ جملہ :الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ تُرَبِّي أَوْلَادَهَا تَرْبِيَةً حَسَنَةً — نیک عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتی ہے۔ (9) أَخٌ) بھائی (کی مؤنث أُخْتٌ) بہن (ہے۔ جملہ :أُخْتِي تَدْرُسُ فِي الْجَامِعَةِ — میری بہن یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ (10) أَبٌ) باپ (کی مؤنث أُمٌّ) ماں (ہے، کیونکہ أَبٌ والد کو کہتے ہیں اور اس کے مقابل لفظ والدہ کے لیے أُمٌّ مقرر ہے۔ جملہ :الْأُمُّ حَنُونَةٌ عَلَى أَوْلَادِهَا — ماں اپنے بچوں پر بہت شفیق ہوتی ہے۔

ان چار الفاظ کی مؤنث سماعی ہے یعنی اہل زبان کے استعمال سے ثابت ہے، قاعدے سے نہیں بنائی جا سکتی۔ اسی لیے ان الفاظ کو جوڑوں کی صورت میں حفظ کرنا بہتر ہے :وَلَدٌ–بِنْتٌ، رَجُلٌ–اِمْرَأَةٌ، أَخٌ–أُخْتٌ، أَبٌ–أُمٌّ۔ امتحان میں عام غلطی یہ ہوتی ہے کہ طالب علم وَلَدَةٌ یا رَجُلَةٌ جیسے فرضی الفاظ بنا دیتا ہے جو عربی میں مستعمل نہیں ہیں؛ اس جواب کو پڑھ

کر وہ اس غلطی سے بچ سکتا ہے۔ ایک اور نکتہ :جب اسم مؤنث ہو تو اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر اور فعل بھی مؤنث آتے ہیں، جیسے تُرَبِّي اور تَدْرُسُ میں نمایاں ہے۔

مؤنث کی اقسام اور مطابقت کا اصول

مؤنث کی تین قسمیں اس باب کی تکمیل کرتی ہیں :مؤنث حقیقی جو حقیقتاً مادہ ہو، جیسے اِمْرَأَةٌ اور بِنْتٌ؛ مؤنث مجازی جو بے جان یا حیوان ہو مگر زبان میں مؤنث شمار ہو، جیسے شَجَرَةٌ اور شَمْسٌ؛ اور مؤنث لفظی جس کے آخر میں علامت تأنیث) ة، الف مقصورہ یا الف ممدودہ (ہو سوال کے الفاظ میں سے وَاسِعَةٌ اور جَدِيدَةٌ مؤنث لفظی و صفت کی مثالیں ہیں جبکہ بِنْتٌ اور أُمٌّ مؤنث حقیقی کی۔ یہ تقسیم اس لیے بھی اہم ہے کہ مجازی مؤنث کے ساتھ کبھی مذکر فعل بھی آ جاتا ہے، مگر حقیقی مؤنث کے ساتھ تأنیث لازم ہوتی ہے۔

مطابقت کا سنہرا اصول یہ ہے کہ اسم کے بعد آنے والی ہر صفت، اشارہ اور ضمیر اسی کی تذکیر و تأنیث کی پیروی کرتے ہیں :اسی لیے" هٰذِهِ طَالِبَةٌ مُجِدَّةٌ "کہا جاتا ہے،" هٰذَا طَالِبَةٌ مُجِدٌّ "نہیں۔ اسی اصول کو اسم اشارہ والے سوال اور مؤنث فعل والے سوالات سے جوڑ کر دیکھا جائے تو پورا ابوابِ تذکیر و تأنیث ایک مربوط نظام کی صورت میں ذہن میں بیٹھ جاتا ہے، جو اس کورس کے نصف سے زائد گرامر کی بنیاد ہے۔

آخر میں ایک تحریری تمرین تجویز کی جاتی ہے :اپنے گھر اور اسکول کی دس اشیا و افراد کے نام لکھ کر ان کی مؤنث صورتیں بنائیے اور ہر ایک پر ایک جملہ بنائیے۔ جن اسماء کی مؤنث قیاسی طور پر نہ بنے انہیں ایک استاد یا لغت سے تصدیق کیجیے۔ یہ چھوٹی سی عادت امتحان میں بھی کام آئے گی اور زبان کی روزمرہ روانی میں بھی اضافہ کرے گی۔

اسم فاعل کی مؤنث کا عمومی قاعدہ

ایک مزید قاعدہ اس جواب کو مکمل کرتا ہے :اسم فاعل اور صفت مشبہ کی مؤنث ہمیشہ تائے مربوطہ سے بنتی ہے، اسی لیے طَالِبٌ، حَاضِرٌ، وَاسِعٌ اور جَدِيدٌ جیسی تمام صفات اسی ڈھب پر چلیں۔ اس کے برعکس أَفْعَلُ کے وزن کی رنگ و صفت والی صورتیں فَعْلَاءُ پر مؤنث بناتی ہیں، جیسے أَحْمَرُ) سرخ (سے حَمْرَاءُ؛ یہ اس سوال میں درکار نہیں، لیکن طالب علم کے ذہن میں یہ فرق رہے تو وہ تائے مربوطہ کے قاعدے کو ہر جگہ نہیں تھوپے گا۔ یہی تناسب فہم اچھے طالب علم کی پہچان ہے۔

جدول نمبر 1: مذکر الفاظ، ان کی مؤنث، جملے اور تراجم

مذکر	مؤنث	عربی جملہ	اردو ترجمہ
وَاسِعٌ	وَاسِعَةٌ	هٰذِهِ حَدِيقَةٌ وَاسِعَةٌ	یہ ایک وسیع باغ ہے
طَالِبٌ	طَالِبَةٌ	الطَّالِبَةُ تَكْتُبُ الْوَاجِبَ	طالبہ اسکولی کام لکھ رہی ہے
آمِنٌ	آمِنَةٌ	الْقَرْيَةُ آمِنَةٌ وَهَادِئَةٌ	گاؤں محفوظ اور پُرسکون ہے
حَاضِرٌ	حَاضِرَةٌ	الْمُعَلِّمَةُ حَاضِرَةٌ فِي الْفَصْلِ	استانی جماعت میں حاضر ہیں
وَلَدٌ	بِنْتٌ	الْبِنْتُ تَلْعَبُ فِي الْحَدِيقَةِ	لڑکی باغ میں کھیل رہی ہے
رَجُلٌ	اِمْرَأَةٌ	الْمَرْأَةُ تُرَبِّي أَوْلَادَهَا	عورت اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہے
جَدِيدٌ	جَدِيدَةٌ	هٰذِهِ سَيَّارَةٌ جَدِيدَةٌ	یہ ایک نئی گاڑی ہے
أَخٌ	أُخْتٌ	أُخْتِي تَدْرُسُ فِي الْجَامِعَةِ	میری بہن یونیورسٹی میں پڑھتی ہے
أَبٌ	أُمٌّ	الْأُمُّ حَنُونَةٌ عَلَى أَوْلَادِهَا	ماں اپنے بچوں پر شفیق ہوتی ہے
عَمٌّ	عَمَّةٌ	عَمَّتِي تَسْكُنُ فِي كَرَاتْشِي	میری پھوپھی کراچی میں رہتی ہیں

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ چھ الفاظ کی مؤنث تائے مربوطہ بڑھا کر بنتی ہے) وَاسِعَةٌ، طَالِبَةٌ، آمِنَةٌ، حَاضِرَةٌ، جَدِيدَةٌ، عَمَّةٌ (اور چار الفاظ کی مؤنث کے لیے زبان کے خاص الفاظ آتے ہیں) بِنْتٌ، اِمْرَأَةٌ، أُخْتٌ، أُمٌّ۔ تمام مؤنث الفاظ کو جملوں میں استعمال

کر کے ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کر دیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ مؤنث بناتے وقت پہلے یہ دیکھے کہ لفظ صفت ہے یا ذات کا نام؛ صفات میں تائے مربوطہ کا قاعدہ چلے گا اور ذوات کے مشہور جوڑے یاد رکھنے ہوں گے۔

USMAN NOTES
www.usmannotes.com